بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز میں قرآن مجید دیکھ کر قرأت کرنے کا حکم

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

نماز پڑھاتے وقت بعض امام قرآن مجید دیکھ کر قرأت کرتے ہیں۔ بعض ائمہ تو ہاتھ میں قرآن مجید کو لیتے ہیں اور رکوع اور سجدہ کرتے وقت اسے نیچے کسی تپائی پر رکھ دیتے ہیں اور بعض ائمہ ہاتھ میں موبائل رکھ کر پڑھتے رہتے ہیں۔ جب رکوع و سجود کرتے ہیں تو Off کرکے جیب میں رکھ لیتے ہیں، پھر دوسری رکعت میں دوبارہ On کرکے پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے اس عمل پر یہ روایت پیش کرتے ہیں:

وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ.

(صحیح البخاری، باب امامۃ العبد والمولیٰ، تعلیقًا)

کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے غلام ذکوان قرآن دیکھ کر نماز پڑھاتے تھے۔

سوال یہ ہے کہ:

(1): نماز میں قرآن مجید دیکھ کر قرأت کرنا کیسا ہے؟

(2): حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام کے اس اثر کا صحیح معنی و مفہوم کیا ہے؟

سائل: احمد علی، کراچی

جواب:

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ (ت150ھ) کا موقف یہ ہے کہ نماز میں قرآن مجید سے دیکھ کر قرأت کی جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

وَلَوْ قَرَأَ الْمُصَلِّي مِنَ الْمُصْحَفِ فَصَلَاتُهُ فَاسِدَةٌ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ.

(بدائع الصنائع للکاسانی: جلد1 صفحہ236)

ترجمہ: اگر نماز پڑھنے والے نے قرآن دیکھ کر قرأت کی تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

اس موقف پر دلائل یہ ہیں:

[1]: عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِی أُصَلِّیْ.

(صحیح البخاری: کتاب الاذان باب الأذان للمسافر إذا کانوا جماعۃ والإقامۃ)

ترجمہ: نماز اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری زندگی میں قرآن مجید اٹھا کر نماز نہیں پڑھی اور نہ ہی کہیں اس کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت نہیں کہ کسی صحابی نے قرآن مجید دیکھ کر نماز میں قرأت کی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموش رہ کر اس کی تائید فرمائی ہو۔ یہ اس بات کی قوی دلیل ہے کہ نماز میں زبانی قرأت کرنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھنا ہے۔

[2]: عمل خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الْمَھْدِیِّیْنَ الرَّاشِدِیْنَ تَمَسَّکُوْا بِھَا وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ.

(سنن ابی داؤد: ج2 ص290 کتاب السنۃ. باب فی لزوم السنۃ)

ترجمہ: تم میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا، اس پر مضبوطی سے قائم رہنا اور دین میں نئی نئی باتیں (یعنی نئے عقیدے اور نئے عمل) پیدا کرنے سے بچتے رہنا۔ اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

خلفائے راشدین؛ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے بھی قولاً، عملاً یا تقریراً کسی طرح بھی یہ بات ثابت نہیں کہ انہوں نے نماز میں قرآن مجید دیکھ کر قرأت کی ہو یا اس کی اجازت دی ہو۔

[3]: مستحب کی خاطر سنت مؤکدہ کا ترک کرنا

نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر باندھنا سنت مؤکدہ ہے۔

◆ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِہِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوۃِ.

(صحیح البخاری ج1 ص102 باب وضع الیمنی علی الیسریٰ)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو اس بات کا حکم دیا جاتا تھا کہ

آدمی نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں بازو پر رکھے۔

♦ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّا مَعْشَرُ الْاَنْبِیَاءِ اُمِرْنَا اَنْ نُؤَخِّرَ سُحُوْرَنَا وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَا وَاَنْ نُمْسِكَ بِاَیْمَانِنَا عَلٰی شَمَائِلِنَا فِیْ صَلٰوتِنَا.

(صحیح ابن حبان ص 555.554 ذکر الاخبار عما یستحب للمرء، رقم الحدیث 1770)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ہم سحری تاخیر سے کریں، افطار جلدی کریں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھوں سے اپنے بائیں ہاتھوں کو پکڑے رکھیں۔

اگر کوئی شخص نماز میں قرآن مجید کا نسخہ یا موبائل ہاتھ میں پکڑ کر نماز پڑھے تو ظاہر بات ہے کہ وہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہیں رکھ سکتا۔ نماز میں اتنی قرأت کافی ہوتی ہے جس سے وجوب ادا ہو سکے، اس سے زائد قرأت مستحب ہے جبکہ ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سنت مؤکدہ ہے۔ تو مستحب کی خاطر سنتِ مؤکدہ کو کیسے ترک کیا جا سکتا ہے؟

[4]: تشبہ باھل الکتاب

نماز میں قرآن مجید ہاتھ میں پکڑ کر قرأت کرنا یہ تشبہ باہل الکتاب ہے کیونکہ اہل کتاب خصوصاً یہود جب نماز پڑھتے ہیں تو اپنی کتاب ہاتھ میں لے کر اس سے دیکھ کر پڑھتے ہیں۔ اس کے لیے یہود کی عبادات کو دیکھا جا سکتا ہے۔ امتِ محمدیہ کو اہل کتاب کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَالِفُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی. (صحیح ابن حبان: رقم الحدیث 2186)

ترجمہ: یہود اور نصاریٰ کی مخالفت کرو!

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے:

یوسف عن ابیہ قال وبلغنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال فی الرجل یؤم القوم وھو ینظر فی المصحف انہ یکرہ ذلک وقال کفعل اھل الکتاب.

(کتاب الآثار بروایۃ ابی یوسف: ص رقم الحدیث 171)

ترجمہ: امام یوسف اپنے والد امام ابو یوسف القاضی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے اس امام کے متعلق جو لوگوں کو قرآن مجید دیکھ کر امامت کروائے، یہ بات فرمائی کہ یہ مکروہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس شخص کا یہ فعل اہل کتاب کے فعل کی طرح ہے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ النَّاسَ بِاللَّيْلِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْمُصْحَفِ قَالَ: هُوَ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(تاریخ بغداد: ج7 ص208، ترجمۃ سعد بن محمد بن اسحاق، رقم الترجمۃ 4744)

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص رمضان کے مہینے میں قرآن میں دیکھ کر لوگوں کو نماز پڑھائے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ قرآن میں دیکھ کر نماز ادا کرنا یہ اہلِ کتاب کا عمل ہے۔

[5]: غیر نمازی سے لقمہ لینا

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور جو شخص نماز میں شامل نہیں وہ اس نمازی کو لقمہ دے اور یہ اس لقمہ کو لے کر قرأت کرلے تو اس نماز کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ چنانچہ علامہ محمد امین بن عمر ابن عابدین شامی الحنفی (ت 1252ھ) اس صورت میں نماز کے فاسد ہونے پر امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا استدلال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أَنَّهُ تَلَقُّنٌ مِنَ الْمُصْحَفِ فَصَارَ كَمَا إِذَا تَلَقَّنَ مِنْ غَيْرِهِ.

(رد المحتار: ج4 ص452)

ترجمہ: (نماز اس لیے فاسد ہو جاتی ہے کہ) قرآن مجید سے دیکھ کر قرأت کرنا مصحف سے لقمہ لینے والی بات ہو گی اور یہ ایسے ہی ہے جیسے کسی غیر نمازی سے لقمہ لیا جائے۔

[6]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ اور اسلافِ امت کا عمل

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ اور دیگر اسلافِ امت سے بھی یہی بات ثابت ہے کہ وہ قرآن مجید سے دیکھ کر نماز پڑھنے کو منع فرماتے تھے اور اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(1): حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ت 24ھ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَانَا أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ نَؤُمَّ النَّاسَ فِي الْمُصْحَفِ.

(کتاب المصاحف لابن ابی داؤد: ص711 باب ہل یؤم القرآن فی المصحف)

ترجمہ: امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں قرآن پاک دیکھ کر لوگوں کی امامت کرنے سے منع فرمایا۔

(2): حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما (ت 37ھ)

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ النَّاسَ بِاللَّيْلِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْمُصْحَفِ قَالَ: هُوَ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(تاریخ بغداد: ج7 ص208، ترجمۃ سعد بن محمد بن اسحاق، رقم الترجمۃ 4744)

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص رمضان کے مہینے میں قرآن میں دیکھ کر لوگوں کو نماز پڑھائے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ قرآن میں دیکھ کر نماز ادا کرنا یہ اہلِ کتاب کا عمل ہے۔

(3): حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (ت 68ھ):

یوسف عن ابیہ قال وبلغنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال فی الرجل یؤم القوم وھو ینظر فی المصحف انہ یکرہ ذلك وقال کفعل اھل الکتاب.

(کتاب الآثار بروایۃ ابی یوسف: ص رقم الحدیث 171)

ترجمہ: امام یوسف اپنے والد امام ابو یوسف القاضی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے اس امام کے متعلق جو لوگوں کو قرآن مجید دیکھ کر امامت کروائے، یہ بات فرمائی کہ یہ مکروہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس شخص کا یہ فعل اہل کتاب کے فعل کی طرح ہے۔

(4): حضرت سوید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ الْبَكْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَؤُمُّ قَوْمًا فِي مُصْحَفٍ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ.

(کتاب المصاحف لابن ابی داود: ص 715 باب ہل یؤم القرآن فی المصحف)

ترجمہ: حضرت سوید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کا گزر ایک آدمی پر ہوا جو لوگوں کو قرآن مجید دیکھ کر نماز پڑھا رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے پاؤں پر کوئی چیز ماری۔

مطلب یہ ہے کہ اس امام کے اس فعل پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔ نیز ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

"وَنَحَّا الْمُصْحَفَ."

(کتاب المصاحف لابن ابی داود: ص 715 باب ہل یؤم القرآن فی المصحف)

کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا مصحف لے کر ایک طرف رکھ دیا۔

(5): امام ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن حبیب السلمی التابعی (ت بعد 70ھ)

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَؤُمَّ فِي الْمُصْحَفِ.

(کتاب المصاحف لابن ابی داود: ص 715 باب ہل یؤم القرآن فی المصحف)

ترجمہ: امام ابو عبد الرحمٰن السلمی کے بارے میں مروی ہے کہ آپ قرآن دیکھ کر امامت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(6): امام سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ (ت 94ھ)

عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: "إِذَا كَانَ مَعَهُ مَا يَقُومُ بِهِ لَيْلَهُ رَدَّدَهُ وَلَا يَقْرَأُ فِي

الْمُصْحَفِ."

(کتاب المصاحف لابن ابی داؤد: ص 711 باب ہل یؤم القرآن فی المصحف)

ترجمہ: امام سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ (ت 94ھ) کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اگر قیام اللیل (تہجد) میں پڑھنے کے لیے کچھ قرآن یاد ہے تو وہی بار بار پڑھے لیکن قرآن مجید کو دیکھ کر نہ پڑھے۔

(7): فقیہ العراق امام ابراہیم بن یزید النخعی (ت 96ھ)

عَنْ إِبْرَاهِيمَ: "أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَؤُمَّ فِي الْمُصْحَفِ."

(کتاب المصاحف لابن ابی داؤد: ص 713 باب ہل یؤم القرآن فی المصحف)

ترجمہ: امام ابراہیم النخعی رحمہ اللہ مصحف کو دیکھ کر امامت کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(8): امام مجاہد بن جَبْر المکی التابعی رحمہ اللہ (ت 103ھ)

عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ فِي الْمُصْحَفِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج 5 ص 89 باب من کرہہ [ای الامامۃ بالقراءۃ فی المصحف])

ترجمہ: امام مجاہد رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی امام بنے اور قرآن دیکھ کر نماز پڑھائے۔

(9): دار العلوم دیوبند کے ایک فتویٰ میں ایک سوال کے جواب میں ہے:

”نماز میں دیکھ کر قرآن پڑھنا مفسد صلاۃ ہے اس لیے کہ یہ تلقن من الخارج ہے جو کہ مفسد صلاۃ ہے جس طرح کسی خارجِ نماز شخص سے لقمہ لینا مفسد ہے شامی میں ہے: إنه تلقن من المصحف فصار كما إذا تلقن من غيره (الدر مع الرد: ۲/۳۸۴)“

(دار الافتاء ویب سائٹ: فتویٰ نمبر 1439/D=9/845-925)

(10): دار الافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی کا فتویٰ یہ ہے:

”سوال: کیا نفل نماز میں مصحف یا موبائل سے دیکھ کر قرآن پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں! اس طرح کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؛ اس لیے کہ اس میں نماز کے دوران خارج سے تعلم پایا جاتا ہے، اور دورانِ نماز، خارج سے تعلم کی صورت میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔“

(ویب سائٹ: فتویٰ نمبر: 144008200257)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا صحیح مفہوم:

جو لوگ نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے کے قائل ہیں تو ان کی بنیاد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ اثر ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

”وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ“ (صحیح البخاری، باب امامۃ العبد

والمولیٰ، تعلیقاً)

کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے غلام ذکوان قرآن دیکھ کر نماز پڑھاتے تھے۔

اس اثر کا صحیح مفہوم یہ ہے:

[۱]: ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ اس روایت کا معنی یہ ہے کہ حضرت ذکوان جب نماز پڑھاتے تھے تو اپنے ساتھ مصحف رکھ لیتے تھے۔ قرأت میں اگر کہیں بھول ہو جاتی یا ان کو الفاظ کا شک پڑتا تو نماز کے بعد مصحف کھول کر دیکھ لیتے تھے۔ یہی معنی فقہاء نے بیان فرمایا ہے:

1: علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی (ت 587ھ)

كان يؤم الناس في رمضان وكان يقرأ من المصحف في غير حالة الصلاة.

(بدائع الصنائع: ج2 ص133، 134)

ترجمہ: حضرت ذکوان والی حدیث کا معنی یہ ہے کہ حضرت ذکوان رمضان میں لوگوں کی امامت کرتے تھے اور نماز سے باہر قرآن دیکھ کر پڑھتے تھے۔

مطلب یہ کہ یہ الگ الگ حالتیں تھیں، راوی نے ان کو ایک کرکے بیان کر دیا ہے۔

2: حافظ بدر الدین محمود بن احمد بن موسیٰ العینی الحنفی (ت 855ھ)

أثر ذكوان إن صح فهو محمول على أنه كان يقرأ من المصحف قبل شروعه في الصلاة أي ينظر فيه ويتلقن منه ثم يقوم فيصلي... فإنه كان يفعل بين كل شفعين فيحفظ مقدار ما يقرأ من الركعتين، فظن الراوي أنه كان يقرأ من المصحف.

(البنایۃ شرح الہدایۃ: ج2 ص504)

ترجمہ: اس اثر کو اگر صحیح مان لیا جائے تو اس بات پر محمول ہو گا کہ ذکوان نماز شروع کرنے سے پہلے قرآن دیکھتے تھے، پھر ذہن نشین کر کے نماز پڑھاتے تھے، ذکوان ہر دو رکعت بعد یہ عمل کرتے اور اگلی دو رکعت میں جتنا پڑھنا ہوتا وہ یاد کر لیتے۔ اسی کو راوی نے اس طرح نقل کر دیا کہ وہ قرآن دیکھ کر قراءت کرتے تھے۔

[۲]: ابو انس محمد بن فَتحی آل عبد العزیز اور ابو عبد الرحمٰن محمد بن محمد الملّاح نے ایک کتاب لکھی ہے "فتح الرحمٰن فی بیان هَجْرُ القرآن" اس میں "حكم القراءة من المصحف في صلاة التراويح" کے عنوان کے تحت محمد ناصر الدین البانی صاحب کا یہ جواب نقل کرتے ہیں:

لا نرى ذلك، وما ذُكر عن ذكوان حادثة عين، لا عموم لها، وبإباحة ذلك لأئمة المساجد يؤدي بهم إلى ترك تعاهد القرآن والعناية بحفظه غيباً، وهذا خلاف قوله - صلى الله عليه وسلم -: " تعاهدوا القرآن فوالذي نفسي بيده لهو أشد تفصياً من الإبل في عقلها ". (فتح الرحمٰن فی بیان هَجْرُ القرآن: ص124)

ترجمہ: ہمارا موقف یہ ہے کہ تراویح میں قرآن دیکھ کر پڑھنا درست نہیں ہے۔ باقی جو حضرت ذکوان کی امامت کا واقعہ ذکر کیا جاتا ہے تو وہ ایک جزوی اور خصوصی واقعہ ہے، عمومی نہیں ہے۔

[۳]: نیز یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام والی روایت کا یہی معنی ہی لیا جائے کہ حضرت ذکوان قرآن دیکھ کر ہی نماز پڑھاتے تھے تو یہ انفرادی عمل ہو گا جو جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلے میں ہے اور ظاہر ہے کہ اس موقع پر سواد اعظم اور جمہور ہی کو ترجیح دی جائے گی جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَجْمَعُ اللهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ أَبَدًا» وَقَالَ: «يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ.

(المستدرک علی الصحیحین: ج1 ص199)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو گمراہی پہ جمع نہیں فرمائے گا۔ مزید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوتی ہے، اس لیے سواد اعظم کی اتباع کیا کرو!

فائدہ نمبر 1:

ہاتھ میں اٹھا کر قرأت کرنے میں سابقہ ممانعت کے ساتھ ساتھ مصحف کو اٹھائے رکھنا، سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنے کے بجائے مصحف میں دیکھتے رہنا اور صفحات کو پلٹتے رہنا ایسے امور ہیں جو عملِ کثیر شمار ہوتے ہیں، ان کی بناء پر بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ علامہ محمد امین بن عمر ابن عابدین شامی (ت 1252ھ) اس صورت میں نماز کے فاسد ہونے پر امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا استدلال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أَنَّ حَمْلَ الْمُصْحَفِ وَالنَّظَرِ فِيهِ وَتَقْلِيبِ الْأَوْرَاقِ عَمَلٌ كَثِيرٌ.

(ردالمحتار: ج4 ص452)

ترجمہ: مصحف کو اٹھانا، اس میں دیکھتے رہنا اور صفحات کو پلٹتے رہنا یہ سب عمل کثیر ہے (جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے)

فائدہ نمبر 2:

یہ بات حفاظ کرام کے تجربہ سے ثابت ہے کہ عام مہینوں میں فرض نمازوں کی امامت اور رمضان المبارک میں تراویح کی امامت ہی قرآن کریم یاد رکھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اگر نماز میں قرآن کریم دیکھ کر پڑھنے کا رواج شروع ہو گیا تو ڈر ہے کہ لوگ قرآن کریم یاد کرنے میں سستی کریں اور قرآن کہیں سینوں سے نکل ہی نہ جائے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا.

(صحیح البخاری: کتاب فضائل القرآن باب استذکار القرآن وتعاھدہ)

ترجمہ: قرآن کریم کی حفاظت کیا کرو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قرآن کریم سینوں سے نکل جانے میں اونٹ کے اپنے بندھن سے بھاگنے سے زیادہ تیز ہے۔

اس لیے نماز میں مصحف دیکھ کر تلاوت کرنے کے بجائے اسے زبانی پڑھنے کا اہتمام ہی اس کی حفاظت اور یاد کرنے کا عظیم ذریعہ ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

22-اپریل2020ء